

عبدالله بن عباس

<"xml encoding="UTF-8?>

عبدالله بن عباس رسول خدا (ص) کے چچا زاد بھائی اور نامور مفسرین قرآن میں سے ہیں۔ ابن عباس نے پیغمبر 'امام علی' امام حسن و حسین علیہم السلام سے روایات کو نقل کیا ہے۔ آپ بعثت کے گیارہویں سال پیدا ہوئے اور 69 ہجری 71 سال کی عمر میں فوت ہوئے محمد بن حنفیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ابن عباس عمر کے آخری حصہ میں نابینا ہو گئے۔ بعض نے آپ کی نابینائی کی علت کو امام علی و امام حسن و حسین علیہم السلام پر بہت زیادہ گریہ کرنا کو بیان کیا ہے اور بعض نے امام حسین کی مدد نہ کرنے کو بیان کیا ہے۔

امام علی کی حکومت میں آنحضرت کے ساتھیوں میں سے تھے اور خوارج کے ساتھ بحث و گفتگو کے لئے آپ کے نمائندہ مقرر ہوئے اور جنگ جمل میں آپ کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ایک مدلل گفتگو کے بعد آپ کو مدینہ جانے کے لئے کہا۔

امام علی نے حکمیت کے مسئلہ میں پہلے عبدالله بن عباس کو ہی مقرر کیا اور آپ کی توصیف میں فرمایا "فان عمرًا لا يعقد عقدة حلها عبدالله ولا يحل عقدة الا عقدها ولا يلبرم امرا الانقضه ولا نيقض امرا الاابرمه" لیکن خوارج نے آپ کی مخالفت کی اور مجبوراً ابو موسی اشعری کو مقرر کیا۔ ابن عباس ایک متین اور زبان رسا شخص تھے اور علم فقہ، تفسیر، تاویل، انساب اور شعر میں اپنی مثال نہ رکھتے تھے۔ آپ کا شمار حضرت امام علی کے لائق شاگردوں میں سے ہوتا تھا۔ آنحضرت نے آپ کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ اسے پورور دگار اسے دین کی آگاہی دے۔

علامہ حلی آپ کی توصیف میں فرماتے ہیں وہ امام علی کے ساتھی اور شاگرد تھے اور امام علی کے ساتھ آپ کا اخلاص اور وفاداری کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ ابن داؤد حلی رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مذمت کے بارے میں بھی کچھ ارشادات ہیں۔ بصرہ کے بیت المال کے انچارج کی حیثیت سے آپ کی برطرفی اور امام علی کا عتاب انگیز خط بھی علماء رجال کی توجہ کا باعث بنا ہے بعض علماء نے اس حدیث کو مردو جانا ہے۔ امام علی کے ساتھ آپ کی محبت کی وجہ سے اس جیسی جھوٹی احادیث گھڑی گئیں۔ بعض دیگر علماء بھی اس قسم کی روایات کی نفی نہیں کرتے بلکہ معتقد ہیں کہ آپ معصوم نہ تھے اور امام علی حکومتی امور میں کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے ان سب کے باوجود معروف شیعہ علماء آپ کو جلیل القدر، بلند مرتبہ 'ثقة' امام علی اور امام حسین کا دفاع کرنے والے سمجھتے ہیں۔ عبدالله بن عباس سے سعد بن عبادہ یاسر، ابو زرگفاری، ام سلمہ نے روایات کو سنا ہے اور ابو سعید خدرا، عبدالله بن جعفر، سعید بن جبیہ، عکرمة اور دوسروں نے آپ سے روایات نقل کی ہیں